

کے ایم سی بلڈنگ میں نیا کونسل ہال تعمیر ہوگا



57 تھی اور ہال میں کافی گنجائش موجود تھی۔
1953ء میں بلدیاتی نشستوں میں اضافہ کر کے
100 کر دیا گیا۔
1960ء میں پھر نظام میں تبدیلی ہوئی تو نشستوں کی
تعداد کو کم کر کے 58 کیا گیا۔ 1966ء میں پھر ان میں
اضافہ کر کے 103 کر دیا گیا۔
1979ء میں ملک میں ایک تبدیل شدہ بلدیاتی نظام
نافذ ہوا تو کراچی میں بلدیاتی نشستوں کی تعداد 166 ہو گئی
جس کے لئے ہال میں گنجائش موجود تھی۔ اگلے انتخابات
1983ء میں نشستوں میں اضافہ ہوا تو
232 نشستوں کے لئے اس ہال میں ردو بدل کر دیا گیا۔
1987ء میں کراچی دو سطحی نظام نافذ ہوا تو
میئر پولیٹین کارپوریشن کے ہال میں 77 نشستیں تھیں۔
2001ء میں نیا بلدیاتی ضلعی نظام نافذ ہوا تو نئی کونسل

کا افتتاح 7 جنوری 1932ء کو کراچی کے شہریوں کی
موجودگی میں کیا گیا۔

کراچی کا یہ کونسل ہال اس وقت کی ضرورت کے پیش
نظر تعمیر کیا گیا آبادی کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً نشستوں میں
بھی اضافہ ہوتا رہا۔ اس ہال میں ردو بدل کے ساتھ
نشستوں کی گنجائش نکالی جاتی رہی۔ بلدیہ کو 1933ء میں
میونسپل کارپوریشن کا درجہ دیا گیا تو نشستوں کی تعداد

”کراچی کا یہ کونسل ہال اس وقت کی
ضرورت کے پیش نظر تعمیر کیا گیا آبادی کے
ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً نشستوں میں بھی
اضافہ ہوتا رہا۔ اس ہال میں ردو بدل کے
ساتھ نشستوں کی گنجائش نکالی جاتی رہی۔“

بلدیہ کے دفتر کی تاریخی عمارت (کے ایم سی بلڈنگ)
کا 14 دسمبر 1895ء کو گورنر بمبئی لارڈ سینڈ برسٹ
جی۔سی۔آئی۔ای نے سنگ بنیاد رکھا۔ عمارت کو ایڈن برگ
کے جیمز سی ویونیس (James-C-Wyunes) نے
ڈیزائن کیا اور اس کی ابتدائی تعمیر کے کاموں کی نگرانی کراچی
میونسپلٹی کے چیف انجینئر میٹام (Mesham Leal)
نے کی اور یہ کام 1915ء میں مکمل ہوا جبکہ Super
Structure تعمیراتی ڈھانچا ایزیکٹو انجینئر جہانگیر این سیٹھ
نے 5 نومبر 1927ء میں مکمل کیا۔ ان کے ساتھ یہ عملہ
تھا۔ کلرک: ولیم پیرس (William Pearis)، ایس جے
کاسٹ لینو (S.J. Castellino)۔ ٹھیکیدار: پیروکنگریٹ
کنسٹرکشن کمپنی۔ مالک: شاپرچی پالون جی (Shapur Ji
Pallon Ji)۔ 17,75,000 روپے کی لاگت سے
بلدیہ کی عمارت 31 دسمبر 1930ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی جس